وزیر لکھپت کی قیادت میں لڑنے والی یہ زبردست فوج لداخ سے نکل کر چلو کو تاراج کرتی ہوئی کریس پہنچی، کریس کے پار میدان میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں سے دیوان ہری چند فوج کا ایک حصہ لیکر کھرمنگ کی تسخیر کو نکلا۔ تھورگو سے وزیر رتنوں اپنے حصے کا لشکر لے کر شگر روانہ ہوا، جبکہ خود لکھپت سنگھ کھپ چونگ (حسین آباد) کے قریب پڑاؤ ڈال کر باقی دونوں لشکروں کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ نومبر 1842ء کے اوائل میں یہ دونوں افواج بامراد واپس آئیں۔ آپس میں صلاح مشورے کے بعد متحدہ ڈوگرہ افواج نے سکردو پر تین اطراف سے یلغار کر دی اور دوبارہ فتح کر کے سکردو میں اپنی عملداری قائم کر لی۔

❁❁❁❁❁❁

ایک خیر و برکت والی شخصیت کا سانحہ ارتحال

راولپنڈی کے ایک مخیّر تاجر جناب الحاج سعید جنڈالوی 23 دسمبر 2006ء کو 61 سال کی عمر میں اچانک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

حاجی مرحوم کی شخصیت خیر و برکت سے عبارت تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کو مال و دولت سے نوازا کر فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی تھی، شاید کہ پاکستان میں کوئی خیراتی و رفاہی ادارہ ہو جس میں آپ کے تعاون کا حصہ شامل نہ ہو اور کوئی مسجد و مدرسہ ہماری دانست کے مطابق نہیں جس میں آپ کا دامے درمے حصہ نہ ہو، غریبوں، محتاجوں اور مریضوں کا کوئی حساب نہیں جن کے ساتھ دست تعاون بڑھاتے رہتے تھے۔ بلتستان کی جماعت کے ساتھ آپ کی وابستگی مثالی تھی، جامعہ دارالعلوم اور اس سے منسلک اداروں کی گویا آپ سرپرستی فرماتے تھے اور منتظمین کے ساتھ شفقت پدری سے پیش آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک اعمال کو ذخیرہ آخرت بنا دے اور ان کی تربیت سے مزین کردہ اولاد کو ان کے صحیح جانشین بنا دے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ وأکرم نزلہ ووسّع مدخلہ، آمین

جوں ہی یہ اندوہناک خبر یہاں پھیلی تو اندوہ کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کی گئیں، مساجد میں غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا۔ امیر جمعیت الشیخ عبدالرحمٰن حنیف، ترجمان جماعت الشیخ ابراہیم خلیل الفضلی اور نائب ناظم اعلیٰ الشیخ عبیدالرحمٰن مدنی کے علاوہ راولپنڈی میں مقیم احباب نے پسماندگان سے تعزیت کی اور شریک جنازہ ہو گئے۔ ناظم اعلیٰ الشیخ عبدالواحد صاحب بھی تعزیت کے لیے گئے۔ دیگر وابستگان نے آپ کے غم زدگان خاصکر صاحبزادہ شعیب و بلال صاحبان سے اظہار تاسف کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں بڑا مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و شکر کی توفیق سے نوازے۔ آمین

مدیر التحریر عبدالرشید صدیقی

حقوق انسانی

اسلام کے انسانیت پر احسانات

میاں انوار اللہ

(9) صبر وتوکل: اسلام نے انسانوں کو رب کائنات پر کامل ایمان رکھنے کی تعلیم دی ہے۔خواہ حالات کیسے ہی بدتر کیوں نہ ہوں، مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر دم نیک گمان رکھنا چاہیے۔اگر کوئی انسان رب کائنات سے خفا ہے تو اسے اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔اگر پھر بھی غصہ نہ اترے تو رب کائنات کی سلطنت کے حدود سے باہر واک آؤٹ کر جانا چاہیے' جو کہ ناممکن ہے۔اللہ فرماتا ہے: ﴿**یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطٰن**۝﴾(الرحمن:۳۳) ''اے گروہ جن وانس! اگر تمہیں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی سکت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ وقوت کے تم نہیں نکل سکتے۔''

زمین وآسمان اور ان میں موجود تمام مخلوقات کو رب کائنات نے ہی پیدا کیا ہے۔قرآن کہتا ہے ﴿**ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسوّٰھن سبع سمٰوٰت وھو بکل شیء علیم**۝﴾(البقرۃ:۲۹) ''اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور سات آسمانوں کو ٹھیک ٹھاک بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔'' اس آیت کریمہ سے زمین کی تعداد بھی سات ہونے کا پتہ چلتا ہے۔☆ زمین کی تعداد سات ہونے میں یہ حدیث پیش خدمت ہے: ''جس نے ظلماً کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اللہ اسے روز جزا ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا۔'' (صحیح بخاری' بدء الخلق' باب ماجاء فی سبع ارضین)

صبر وتوکل انسان کا وہ عظیم سرمایہ ہے جس کی بدولت انسان اللہ کی رضا کے لیے دنیا میں بڑے سے بڑا کام سرانجام دے سکتا ہے۔کیونکہ اسے یقین محکم ہے کہ اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہے۔یہ خیال پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوطی پیدا کر دیتا ہے۔تاریخ وسیر کی کتابوں میں حضرت معاذ و معوذ رضی اللہ عنہما کی بہادری کا قصہ پڑھیں تو صبر وتوکل کی روح

☆ زمینوں کی تعداد سات ہونے کا اشارہ اس آیت میں ہے:

﴿اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلھن﴾ (الطلاق: ۱۲) (عبد الوہاب حجازی)

سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔قرآن کہتا ہے:﴿فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین﴾(سورۃ آل عمران: ۱۵۹) ''جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کریں۔بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(10) جرأت و بہادری: دین اسلام انسانوں میں جرأت و بہادری کا گرانقدر وصف پیدا کرتا ہے۔جبکہ دوسرے مذاہب کی تعلیم میں (غالباً تحریف کی وجہ سے) یہ خوبی ختم ہو چکی ہے۔تین چیزیں بزدلی کے بنیادی ذریعے ہیں:

(۱) اولاد اور مال کی محبت

(۲) یہ باطل خیال کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی زندگی و موت کا اختیار رکھتا ہے۔

(۳) یہ وہم کہ انسان اپنی تدبیر سے موت کو ٹال سکتا ہے۔

اللہ پر کامل ایمان رکھنے والا اپنے مال و اولاد کو اللہ کی ملکیت سمجھتا ہے، اللہ کے حکم پر انہیں قربان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا قرآن سنیئے:﴿یا أیها الذین آمنوا إن من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فإن اللہ غفور رحیم ۞ إنما أموالکم وأولادکم فتنة واللہ عندہ اجر عظیم ۞ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیراً لانفسکم ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون ۞﴾(التغابن: ۱۴-۱۶) ''اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور بچوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔پس ان سے ہوشیار رہنا (دشمن اس طرح کہ اعمال صالحہ مثلاً نماز، ہجرت، جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کی راہ میں آڑے آئیں گے۔) اگر تم انہیں معاف کردو، درگزر کردو، بخش دو، تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔بے شک تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ۔اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے۔اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔''

خیرات میں فرض صدقہ یعنی زکاۃ اور نفل صدقات بھی شامل ہیں۔بیویوں اور بچوں کے دشمن ہونے کا پس منظر یہ ہے کہ بعض مکی مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا چاہی، لیکن بیوی بچے آڑے آگئے، بعد میں جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو دیکھا کہ پہلے ہجرت کر کے آنے والے دین کے علم میں بہت آگے بڑھ چکے ہیں، اس پر انہوں نے ان بیوی بچوں کو سزا دینا چاہی، تو اللہ نے انہیں معاف کرنے اور عفو و درگزر کرنے کی تلقین فرمائی۔(سنن الترمذی :تفسیر سورۃ التغابن)

(11) تقویٰ: دین اسلام نے انسانوں کو ''خوف الٰہی'' کا خوگر بنایا ہے۔یہ تقویٰ ہے، جس کی وجہ سے انسان زندگی

میں کامیابی اور حصول رزق کے لیے ناجائز اور حرام ذرائع استعمال نہیں کرتا۔ وہ جانتا ہے کہ رازق تو اللہ ہے، وہی رب العالمین ہے۔لہذا متقی انسان ناجائز ذرائع رزق کے نام سے ہی کانپ جاتا ہے۔قرآن کہتا ہے:﴿ لیس البرَ ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الأخر والملٰئکة والکتٰب والنبین واٰتی المال علی حبه ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابنَ السبیل والسائلینَ وفی الرقاب وأقام الصلاة واٰتی الزکوٰة والموفون بعهدهم اذا عاهدوا والصٰبرینَ فی البأساء والضراء وحین البأس أولٰئک الذین صدقوا واولٰئک هم المتقون ﴾(البقرة: ۱۷۷) ''ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت اچھا وہ شخص ہے جو(۱) اللہ تعالیٰ پر، (۲) قیامت کے دن پر، (۳) فرشتوں پر، (۴) کتاب اللہ پر، (۵) انبیاء کرام پر ایمان رکھنے والا ہو۔ (۶) جو مال ودولت سے فطری محبت کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، (۷) غلاموں کو آزاد کرے، (۸) نماز کی پابندی کرے، (۹) زکوٰۃ ادا کرے، (۱۰) وعدہ پورا کرے، (۱۱) تنگدستی، دکھ درد، اور لڑائی کے وقت صبر کرے...... یہی سچے لوگ ہیں اور یہی اہل تقویٰ ہیں۔''

(12) قانون کا احترام: دین اسلام پر کاربند انسان مؤمن ہے۔مؤمن رب کائنات کے قانون کا جلوت اور خلوت ہر جگہ پابند ہوتا ہے۔کیونکہ وہ جانتا ہے:﴿ وهو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ﴾ (الحدید: ٤) ''اور جہاں کہیں تم ہو، وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔'' اللہ پاک نے اپنے قانون کی پابندی کرنے والے بندوں کے لئے ''جنت'' تیار رکھی ہے، انہی لوگوں کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:﴿ أولٰئک هم الوارثون ﴿ الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون ﴾ (المؤمنون: ۱۰۔۱۱) ''یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' اللھم اجعلنا منھم۔ آمین

(13) والدین کا عزت واحترام: دین اسلام نے انسانوں کے لئے رب تعالیٰ کی بندگی کے بعد والدین کے ساتھ نہایت ادب واحترام کا حکم دیا ہے، جو کہ خاندانی زندگی میں انتہائی خوشگوار نتائج پر منتج ہوتا ہے اور خاندان ہی تمدن کی بنیادی اکائی ہے۔جبکہ اکثر مغربی ممالک میں خاندانی نظام کے توڑ پھوڑ کی وجہ سے وہاں کے نوجوان اپنے بوڑھے والدین سے گلوخلاصی کے مختلف حیلے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔ جوان اولاد بوڑھے والدین کے تصور سے ہی خائف رہتی ہے، اگر چہ ان ممالک میں Old Age Houses قائم ہیں' جہاں بوڑھوں کو آرام سے رکھا جاتا ہے، لیکن وہ بیچارے مہینوں اور سالوں تک اپنی اولاد کو دیکھنے